جماعت احمدیہ یوکے کے زیراہتمام منعقد ہونے والے واقفاتِ نَو کے سالانہ اجتماع سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُر معارف، بصیرت افروز خطاب اور واقفاتِ نَو اور ان کی ماؤں کو نہایت اہم نصائح

(5۔مئی 2012ء۔طاہر ہال بیت الفتوح لندن) آج جماعت احمدیہ یوکے کے زیراہتمام برطانیہ کی واقفاتِ نو کا سالانہ اجتماع طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوا جس کے اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اور واقفاتِ نَو کو خطاب میں نہایت اہم نصائح سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ کے کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے پر تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرمہ عقیلہ شانز ے ظفر صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرمہ ملیحہ منصور صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں سیکرٹری واقفات نو یوکے نے اجتماع کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کُل 722 واقفات میں سے 506 اجتماع میں شامل ہوئیں۔ کُل حاضری 909 رہی۔ 13 ریجنز میں سے 12 کی نمائندگی ہوئی۔

اجتماع کی ابتدا ساڑھے آٹھ بجے رجسٹریشن سے ہوئی۔ دس بجے تلاوت اور نظم ہوئی جس کے بعد چیئر پرسن صاحبہ نے اجتماع سے افتتاحی خطاب کیا جس میں اسلام کے معانی اور ارکان اسلام اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لئے اسوۂ کامل ہیں اور یہ کہ کس طرح درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی برکات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی ہیں کے موضوعات کو بیان کیا اور حضور انور کے گزشتہ سال کے اجتماع کے خطاب کا خلاصہ پیش کیا۔ پھر سیکرٹری صاحبہ اجتماع نے نماز کے متعلق ایک Presentation دی۔ اس کے بعد واقفاتِ نو کو عمر کے لحاظ سے گروپوں میں تقسیم کیا گیا اور سلیبس کا امتحان لیا گیا۔ تمام لڑکیوں نے ٹیسٹ پیپر مکمل کئے۔ اس کے بعد بارہ سال سے بڑی عمر کی بچیوں نے گروپ ڈسکشن میں حصہ لیا جن کے عناوین اطاعت اور بڑوں کا احترام اور نماز کی اہمیت ہے۔ ایک بجے وقفہ اور نماز کے بعد ایک مختصر ورکشاپ اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ کی مدد کے حصول کے متعلق ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطاب انگریزی زبان میں تھا۔ ذیل میں اس خطاب کا مفہوم اردو زبان میں ہدیۂ قارئین ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: الحمدللہ آج آپ سب کو ایک بار پھر واقفاتِ نَو کے اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے۔ یہ یقیناً خدا تعالیٰ کا ہم سب پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے مسیح موعود اور امام مہدی کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ خاص طور پر، اللہ تعالیٰ نے مزید آپ سب پر یہ انعام کیا ہے کہ اس نے نہ صرف آپ کے والدین کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی بلکہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی بھی توفیق عطا فرمائی اور آپ کی زندگی وقفِ نو کی تحریک کے لئے وقف کر دی۔

حضور انور نے فرمایا: یہ سال بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ اس تحریک کی سلور جوبلی کا سال ہے۔ اس مبارک تحریک کے 25 سال پورے ہو چکے ہیں۔ آپ میں سے بہت ساری ایسی واقفاتِ نو ہیں جو کہ واقفاتِ نو کی سب سے پہلی بیچ (Batch) کا حصہ ہیں اور یہ حقیقی طور پر ایک بڑا اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔ پس ان انعامات کی روشنی میں آپ پر یہ لازم ہے بلکہ آپ کا فرض ہے کہ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزار رہیں۔ یقیناً اگر آپ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اس کے انعامات پر شکرگزار رہوں گی تو مستقبل میں آپ مزید الٰہی انعامات کی وارث بن جائیں گی۔ جیسا کہ ہم قرآن مجید میں سورۃ ابراہیم آیت 8 میں پڑھتے ہیں لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم شکرگزار ہو گے تو یقیناً میں تم پر اپنے مزید انعام نازل کروں گا۔ اس لئے اگر آپ اللہ تعالیٰ کے زیادہ انعامات اور برکات کی وارث

بننا چاہتی ہیں تو آپ پر لازم ہے کہ آپ اپنے آپ کو اس کی شکرگزاری میں مشغول کرلیں۔ اور جب آپ حقیقی طور پر خود کو اس میں مشغول کرلیں گی تو آپ کو ایک نئی زندگی دی جائے گی۔ آپ ہمیشہ یہ بات اپنے ذہن میں رکھیں کہ یہ دنیا جس میں ہم رہتے ہیں یہ صرف ایک عارضی ٹھکانہ ہے۔ عام طور پر لوگ 70 یا 80 سال کے لئے زندہ رہتے ہیں یا شاید اس سے کچھ زیادہ لیکن آخرکار ہر شخص اس دنیا کو چھوڑ دے گا اور پھر خدا تعالیٰ کے سامنے اخروی زندگی میں حاضر ہوگا۔ وہ زندگی ایک دائمی زندگی ہوگی۔ یہ ہمیشہ کی زندگی ایسی جگہ ہوگی جہاں ہم ہر اس کام اور عمل کے متعلق پوچھے جائیں گے جو ہم اس عارضی زندگی میں بجالائیں گے۔ ہمارے تمام اچھے اعمال اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوازے جائیں گے اور وہ ہمیں ہمارے گناہوں کی سزا دے گا۔

اگر آپ اس بنیادی اصول کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں گی اور پھر اپنا ہر عمل خدا تعالیٰ کے لئے کرنے کی کوشش کریں گی تو پھر آپ یہ محسوس کرسکیں گی کہ آپ کامیاب ہوگئی ہیں اور یہ کہ آپ نے وہ حقیقی زندگی پالی ہے جس کے لئے ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے اور اس مقصد کے حصول کا ایک اہم طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ان چیزوں پر شکرگزار رہیں جو اس نے آپ کو عطا فرمائی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ بے شک صرف وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا حقیقی شکر بجالاتے ہیں وہی اس کے تمام احکامات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس کے بے شمار انعامات اور برکات کے وارث بن جاتے ہیں۔ اور ان انعامات کے حاصل ہونے پر یہ مومن پھر اللہ تعالیٰ کی طرف اس کا شکر ادا کرنے کے لئے رُخ کرتے ہیں اس طرح خدا تعالیٰ کی برکات اس شخص کی شکرگزاری کے ساتھ مسلسل جاری رہتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں اس کو واضح کرنے کے لئے ایک مثال دیتا ہوں۔ ہم سب نے دیکھا ہے کہ جب کوئی شخص ندی میں کوئی کنکر یا پتھر پھینکتا ہے تو یہ ٹکراؤ پانی میں ایک گول دائرہ پیدا کرتا ہے۔ اور یہ مسلسل بڑا ہوتا جاتا ہے۔ اسی طرح روحانیت اور شکرگزاری کا دائرہ مسلسل بڑھتا اور پھیلتا جاتا ہے۔ ندی کا دائرہ آخرکار ختم ہوجاتا ہے چاہے وہ کنارے تک پہنچنے کی وجہ سے ہو یا پھر اس ٹکراؤ کا اثر ختم ہوجانے کی وجہ سے۔ لیکن جو روحانی دائرہ مَیں نے بیان کیا ہے وہ ایسا ہے جو بڑھتا چلا جاتا ہے اور ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے۔ یہ دائرہ اس زندگی میں مسلسل ہمارے ساتھ رہتا ہے اور دوسری زندگی میں بھی ہمارے ساتھ سفر کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب ہم یہ جان لیتے ہیں کہ روحانی انعامات بے انتہا ہیں اور نہ ختم ہونے والے ہیں تب جاکر ہم یہ جاننا شروع کرتے ہیں کہ ہمارا خدا ہم سے کتنا زیادہ پیار کرتا ہے کیونکہ اللہ نے اپنے انعامات کو اور احسانات کو اپنی مخلوقات پر محدود نہیں کیا۔ بلکہ اس نے اپنے انعامات کے ذرائع کو ہمیشہ بڑھنے والا بنایا ہے۔ پس کیا یہ ہمارا فرض نہیں بنتا کہ ہم اس کا فائدہ اٹھائیں اور اپنے پیار کرنے والے خدا سے ایک پختہ تعلق قائم کریں جس کی مثال ہم اَور کہیں نہیں دیکھتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم اسے ہر دوسرے دنیاوی رشتے یا دوسرے پیاروں سے بڑھ کر پیار کریں۔ یہ اس لئے نہیں ہے کہ وہ نعوذ باللہ ضرورتمند ہے یا دوسرے کی محبت کی احتیاج رکھتا ہے۔ بلکہ وہ وجہ جس کے لئے وہ چاہتا ہے کہ ہم اس سے پیار کریں وہ یہ ہے کہ اس طرح انسان سیدھے راستے پر قائم رہے گا اور اس طرح وہ دنیاوی اور روحانی خزائن سے فائدہ اٹھانے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ میں سے بہت ساری واقفاتِ نَو بلاغت کی عمر کو پہنچ چکی ہیں اور اس طرح خود اس عہد کو جاری رکھنے کا عہد کیا ہے جو آپ کے والدین نے آپ کی ولادت سے پہلے کیا تھا۔ آپ سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف وہی زندگی کامیاب سمجھی جاسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں گزاری جاتی ہے اور ایک واقفۂ نَو لڑکی ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ آپ کا وجود حضرت مریمؑ کے وجود کی طرح ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہمیشہ ان کے کردار اور طرزِ عمل کو راہنما کے طور پر اپنے سامنے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کے بارے میں قرآن مجید میں مختلف مقامات میں ذکر فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ التحریم کی آیت 13 میں انہیں ان الفاظ میں یاد فرمایا ہے: الَّتِيْ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عورت جس نے اپنی عصمت اور عزت کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح میں سے کچھ پھونکا۔

اس لئے اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر مومن عورت کے لئے لازم ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی برکات حاصل کرنا چاہتی ہے اور اس کا قرب چاہتی ہے تو وہ اپنی عصمت اور عزت کی حفاظت کرے۔ بہرحال ہر واقفۂ نو ایک مثال ہے اور دوسری لڑکیوں کے لئے پیروی کرنے کے لئے ایک رول ماڈل ہے۔ اور انہیں چاہئے کہ وہ دوسروں کو حیا، عصمت اور عزت کرنے میں رہنمائی کریں۔ پس وہ طرز جس میں آپ اپنی زندگی کو ڈھالتی ہیں اور وہ دوستیاں جو آپ بناتی ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہوں۔ چاہے آپ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کررہی ہوں یا کسی کالج میں یا کسی بھی دوسری جگہ میں آپ کا کردار اعلیٰ ترین درجہ کا ہونا چاہئے۔ خاص طور پر لڑکوں اور مردوں سے واسطہ پڑنے پر آپ کا طرزِ عمل ایسا ہونا چاہئے کہ فوری طور پر وہ یہ سمجھ جائیں کہ باوجود اس کے کہ اس لڑکی نے اس سوسائٹی میں زندگی گزاری ہے یہ لڑکی کسی بھی غیر اخلاقی، بیہودہ اور ناپسندیدہ اعمال میں ملوث نہیں ہوگی جو کہ عموماً آج کی سوسائٹی میں نظر آتے ہیں۔ پس کوئی مرد آپ کی طرف ناپاک طریق سے نہ دیکھ سکے۔ بلکہ آپ کا طرزِ عمل ایسا اعلیٰ ہونا چاہئے کہ وہ آپ کی عزت اور احترام کرنے پر مجبور ہوجائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مریمؑ کی ایک دوسری بڑی خوبی جو کہ قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ صدیقہ تھیں۔ صدیقہ سچ بولنے والی عورت کو کہتے ہیں۔ انہیں ایک سچی عورت کے طور پر پیش کرتے ہوئے قرآن مجید ان کے انتہائی اعلیٰ اخلاقی معیار کی طرف اشارہ کرتا ہے اور تمام جھوٹے الزامات کی تردید کرتا ہے جو کہ ان پر یہودیوں کی طرف سے لگائے گئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس طرح واضح طور پر فرمادیا کہ حضرت مریمؑ ایک سچی عورت تھیں تو پھر چاہے تمام دنیا آپ کے خلاف بولے وہ سب غلط ہوں گے اور جو حضرت مریمؑ نے کہا وہی سچ ہوگا۔ یہ اس لئے ہے کہ آپ کے دل میں ہمیشہ خدا کا خوف تھا اور آپ نے کبھی بھی ایک چھوٹا سا جھوٹ بھی نہیں بولا۔ یہ وہ سچائی کا معیار تھا جو کہ Hanna نے دکھایا جو کہ عمران کی عورت تھی جس نے اپنا بچہ جو ابھی پیدا نہ ہوا تھا اللہ تعالیٰ کی خدمت کے لئے وقف کردیا۔ اس لئے حضرت مریمؑ نے اپنی والدہ کا کیا ہوا عہد نہایت اعلیٰ طریق پر پورا کر دکھایا۔ آپ سب واقفات نو جو میرے سامنے بیٹھی ہیں ان عورتوں کی بیٹیاں ہیں انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا جب انہوں نے آپ کو وقف نو کی تحریک میں پیش کردیا جو کہ خلیفۂ وقت نے جاری کی تھی۔ اور اب آپ نے خود اس عہد کی تجدید کی ہے۔ اس لئے آپ کو بھی اسے ہمیشہ سچائی اور ایمانداری کے راستے پر چلتے ہوئے پورا کرنا چاہئے۔ آپ کا ہر عمل مکمل سچائی پر اور خدا تعالیٰ کے خوف پر مبنی ہونا چاہئے۔ جو آپ کریں یا کہیں وہ یہ ظاہر کرے کہ آپ ایک واقفۂ نَو ہیں۔ آپ ایک صدیقہ ہیں جو کہ مکمل طور سچا وجود ہیں کیونکہ آپ ایک واقفۂ نَو ہیں۔ جو بھی ہو آپ سچ بولنے والی کی حیثیت سے پہچانی جائیں۔ جب آپ یہ اعلیٰ معیار حاصل کرلیں گی صرف تب آپ اپنا وہ عہد پورا کرنے والی ہوں گی جو کہ آپ نے خلیفۂ وقت سے باندھا ہے۔ آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو شرک کے برابر قرار دیا ہے جو کہ اس کے ساتھ شریک بنانے کو کہتے ہیں۔ وہ جو سچ نہیں بولتا وہ ہر معاملے میں شرک کررہا ہے اور اس لئے وہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی برکات کا وارث نہیں ہوسکتا۔ اس لئے آپ اپنی زندگی کے ہر معاملہ میں کامل سچائی کو اپنائیں چاہے شادی سے پہلے یا پھر شادی شدہ زندگی شروع کرنے کے بعد۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب کافی تعداد واقفات نَو کی ایسی ہے جو شادی شدہ ہیں۔ اور خاص طور پر آپ کی ازدواجی زندگی میں سچائی کا اظہار نہایت ضروری ہے۔ یقیناً شادی کے بعد اپنے خاوند اور سسرال کے ساتھ تعلق میں سچائی میں معمولی کمی بھی نہیں آنی چاہئے۔ اگر ہم حضرت مریم کی زندگی کو دیکھتے ہیں تو اس وجہ سے کہ آپ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی تھیں اور اس کے ساتھ ایک خاص تعلق قائم کرچکی تھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کی جناب سے بہت نوازی گئیں۔ آپ کی تمام ضرورتیں اللہ تعالیٰ خود پوری فرماتا تھا۔ اس لئے آپ بے شمار چیزوں اور برکات کی وارث بنیں جو غیب سے نازل ہوئیں۔ جب آپ کے نگران حضرت زکریاؑ آپ سے دریافت فرماتے کہ یہ کہاں سے آئیں؟ تو آپ ہمیشہ یہ جواب دیتیں کہ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

پس ایک حقیقی مومن کی ایک اور نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بے حساب دیتا ہے اور اس کی تمام ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ اسی طرح آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کریں گی تو وہ آپ کو ایسے طریقوں سے عطا کرے گا جن کے متعلق آپ سوچ بھی نہیں سکتیں۔ وہ تمام چیزیں اور ضرورتیں جن کی آپ محتاج ہوں گی وہ خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوری کی جائیں گی۔ جب آپ اس مقام پر پہنچیں گی تو آپ کی آنکھیں دنیاوی خوبصورتیوں کی طرف مائل نہیں ہوں گی اور آپ کبھی دوسرے دنیاوی لوگوں کی دولت اور مال پر حسد نہیں کریں گی۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کی وجہ سے ایک اطمینان اور سکون سے آپ کا دل بھر جائے گا۔ اور یہی ایک واقفۂ نو کا طرۂ امتیاز ہونا چاہئے۔ اگر آپ کو خود میں یہ سکون حاصل ہے اور دوسروں کی دنیاوی وجاہت کی طرف آپ مائل نہیں بلکہ آپ کی تمام خواہشات اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں تو آپ حقیقی طور پر اس کی رضا کی وارث بن جائیں گی۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں ایسے ذریعوں سے مہیا کرے گا جن کا وہ گمان بھی نہیں کرسکتے۔ پس اگر آپ کو وقتی آزمائشیں درپیش ہوں اور آپ انہیں اللہ تعالیٰ کے لئے خوشی سے برداشت کریں اور صرف شکرگزاری کا اس کے سامنے اظہار کریں چاہے جو بھی صورتحال ہو تو اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی برکات آپ پر نازل ہوں گی۔

اس لئے واقفاتِ نَو کی ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ بے شک آپ اس دنیا سے ہیں مگر آپ کا دنیا پرستی کے امور سے کوئی واسطہ نہیں۔ جب آپ یہ روح پیدا کرلیں گی تو پھر آپ یہ سمجھ سکتی ہیں کہ آپ نے اپنے والدین کا کیا ہوا وعدہ پورا کردیا ہے۔ اور آپ اس نیک اور پاکباز عورت کی مثال کی پیروی کرنے والی ہوں گی جس کی مثال آپ کے سامنے رکھی گئی تھی۔ جب آپ نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کیا اور پھر آپ کا وقف آپ کی خدا سے محبت کی گواہی دے گا۔ اور یقیناً آپ کی اعلیٰ اخلاقی تربیت کی وجہ سے ہزاروں عیسیٰ پیدا ہوں گے جو مسیح محمدی کی اقتدا میں معاشرہ کی روحانی بیماریوں اور پریشانیوں کے علاج مہیا کریں گے جنہوں نے دنیا کو اپنے شکنجے میں لیا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مریم کو جو اعلیٰ مقام اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا وہ اس طرح بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ان دو عورتوں میں سے ایک ہیں جن کا قرآن کریم میں حقیقی مومن کے طور پر نام کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ آپ کی نیکی نے انہیں تمام مومنوں کے لئے رول ماڈل بنادیا۔ آپ سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ کافی نہیں کہ آپ کا کردار ایسا ہو کہ دوسرے آپ پر الزام نہ لگا سکیں بلکہ اس سے بڑھ کر آپ کو ایسے اعلیٰ اخلاق اپنانے چاہئیں کہ آپ کا طرزِ عمل دوسروں کے لئے ایک خوبصورت قابل تقلید مثال بن جائے۔

اس لئے اپنی عبادت کے اعتبار سے آپ کو سب کے لئے رول ماڈل ہونا چاہئے۔ اپنی سچائی کے اعتبار سے آپ کو سب کے لئے ایک رول ماڈل ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ پر اپنے توکل کے اعتبار سے آپ ہر ایک کے لئے ایک رول ماڈل ہوں۔ اور اپنی پاکبازی اور عفت کے اعتبار سے آپ ہر ایک کے لئے ایک رول ماڈل ہوں۔ اسی طرح آپ کو بے فائدہ اور وقت ضائع کرنے والی مصروفیات سے دُور رہنے میں ایک مثال قائم کرنی چاہئے۔ اور ان سے کسی بھی طرح متاثر نہ ہوں۔ اور آپ کا کسی بھی ناپسندیدہ فیشن اور رواج کی طرف رجحان نہیں ہونا چاہئے۔ کہا جاتا ہے کہ لڑکیوں کو فیشن کی ضرورت ہوتی ہے اور ان کے فیشن کے لئے بعض پروگرام ہونے چاہئیں لیکن آپ کو ان سے دُور رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب آپ ان تمام خوبیوں کو اپنالیں گی تو آپ صرف ایک ایسا وجود نہیں ہوں گی جس کے اخلاق اعلیٰ معیار کے ہوں گے بلکہ آپ آئندہ نسلوں کے اخلاق اور تقویٰ کی ضامن ہوں گی۔ اسی لئے ہر وقت اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے رکھیں اور ان تمام چیزوں سے دُور رہیں جو اُسے پسند نہیں۔ ہمیشہ خلافت سے وفا کا تعلق قائم رکھیں اور اس کی حفاظت اور استحکام کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔ آپ جمعہ کے خطبوں کو غور سے سنا کریں اور خلیفۂ وقت کی دوسری تقریروں کو بھی۔ اور ان پر ہر ممکن عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: وہ چھوٹی بچیاں جو میرے سامنے یہاں بیٹھی ہیں انہیں مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ میں سے جو دس سال اور اس سے زیادہ عمر کو پہنچ گئی ہیں آپ کو نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہونا چاہئے۔ یہی حکم بڑی لڑکیوں کے لئے بھی ہے۔ اگر ظہر اور عصر کا وقت سکول کے دوران آئے تو انہیں وقت پر ادا کرنے کی پوری کوشش کریں۔ جب موسم سرما میں دن چھوٹے ہوجائیں تو یہ خدشہ ہوتا ہے کہ نماز ادا ہونے سے رہ جائے اس لئے اس

سے بچنے کا خاص خیال رکھیں اور اپنی نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اسی طرح جیسے قرآن کریم کا پڑھنا بڑی بچیوں کے لئے لازمی ہے ویسے ہی چھوٹی بچیوں کے لئے بھی لازمی ہے۔ مزید یہ کہ اس کا ترجمہ پڑھنا بھی ضروری ہے تاکہ آپ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات اور احکامات کو سمجھ سکیں اور پھر آپ کو اللہ تعالیٰ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے سکولوں میں آپ کو اپنی پڑھائی کی طرف پوری توجہ دینی چاہئے تاکہ آپ مکمل طور پر تعلیم یافتہ بن سکیں جو کہ جماعت کو حقیقی طور پر فائدہ پہنچا سکیں۔

آپ کی آئندہ کی پڑھائی کی فیلڈ کے متعلق آپ کو چاہئے کہ آپ خلیفۂ وقت سے وقف نو ڈیپارٹمنٹ کے ذریعہ راہنمائی حاصل کریں اور جو بھی راہنمائی آپ کو ملے اس کی پیروی کریں۔

آپ ہمیشہ اپنے والدین کی عزت اور احترام کریں اور آپ کو اپنے بہن بھائیوں سے ہمیشہ پیار اور محبت کا سلوک کرنا چاہئے۔ آپ کو اپنے بڑوں کا احترام کرنا چاہئے۔

سکول میں اپنے اچھے رویہ کی بنا پر آپ کو ایسی انفرادیت حاصل ہو کہ اساتذہ اور طلباء آپ کو ایسے رول ماڈل کے طور پر دیکھیں، جسے وہ دوسروں کے لئے مثال کے طور پر پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: ان ماؤں سے جو یہاں موجود ہیں، مَیں یہ کہوں گا کہ آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے وقف نو بچوں کی اخلاقی تربیت کے لئے رول ماڈل بنیں۔ اس لئے ہمیشہ اچھی زبان استعمال کریں، کبھی کوئی ایسی بات نہ کریں جو نظام جماعت کے خلاف ہو۔ اور آپ کے وہ بچے جو وقف نو نہیں ہیں ان سے بھی نہایت احترام کا سلوک کریں اور ان کی تربیت کی طرف پوری توجہ کریں۔ اگر آپ اس کی طرف توجہ کریں گی تو آپ کے وقف نو بچوں کی تربیت اور خلاق میں فطرتاً بہتری پیدا ہوگی۔ گھر میں تربیت کا اصل سرچشمہ ماں ہے اس لئے اپنے عہد کو جو آپ نے کیا ہے پورا کرنے کے لئے آپ کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو اعلیٰ اخلاقی تربیت دیں۔ جب کوئی اپنے پیاروں کو کوئی تحفہ دینا چاہتا ہے تو وہ خواہش رکھتا ہے کہ تحفہ نہایت عمدہ ہو اور خوبصورتی کے ساتھ آراستہ کیا گیا ہو۔ اسی طرح جب آپ اپنے بچے جماعت کو پیش کرتے ہیں تو انہیں اعلیٰ ترین اخلاقی تربیت اور راہنمائی دے کر پیش کریں۔ وقفِ نَو بچوں کی مائیں اپنے بچوں کو جماعت کے لئے وقف کرنے کا عہد تب ہی پورا کرسکیں گی جب وہ ہمیشہ دعاؤں میں مشغول رہیں گی اور ہمیشہ اپنے بچوں کی اخلاقی تربیت کی طرف متوجہ رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ماؤں کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے انگریزی کے بجائے شرکائے اجتماع سے اردو میں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

بعض مائیں شاید پوری طرح انگلش نہ سمجھ سکتی ہوں ان کے لئے مَیں بتادوں کہ وقفِ نَو کی ماؤں کا یہ فرض ہے کہ اپنے تمام بچوں کی تربیت اچھی طرح کریں چاہے وہ وقفِ نَو ہے یا وقفِ نَو نہیں ہے۔ اور تربیت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ زبان ہمیشہ اچھی ہونی چاہئے۔ کبھی غصہ میں بھی اس قسم کی زبان بچوں کے لئے استعمال نہ کریں یا بچوں کے سامنے کریں جس سے بچوں کی تربیت خراب ہوتی ہو۔ کبھی نظام جماعت کے متعلق تبصرے یا باتیں گھروں میں بیٹھ کر نہ کریں۔ اس سے بھی بچوں کی تربیت پر اثر پڑتا ہے۔ ہمیشہ تربیت کے پہلو مدّنظر رکھتے ہوئے اپنے تمام بچوں کو سامنے رکھیں۔ یہ نہیں کہ صرف وقف نو بچوں کی تربیت کرنی ہے اور باقیوں کی نہیں کرنی اور اپنی مثال اگر قائم کریں گی، اپنے آپ کو بچوں کے لئے ایک نمونہ بنائیں گی، ایک رول ماڈل بنائیں گی تبھی بچے صحیح طرح اپنی تربیت کرسکیں گے اور آپ سے تربیت حاصل کرسکیں گے۔ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے ایک عہد کیا تھا خلیفۂ وقت کے ساتھ اور جماعت کے ساتھ کہ اپنے بچوں کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرنا ہے اور یہ عہد جو ہے یہ ایک طرح آپ نے خدا تعالیٰ سے کیا ہے۔ اگر دنیا میں بھی آپ دیکھیں اگر کسی پیارے کو تحفہ دینا ہو تو اس کو بڑا سجا کر دیا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو بھی، خلیفۂ وقت کو بھی، جماعت کو بھی جو تحفہ آپ نے دینا ہے وہ سجا کر دیں اور وقفِ نَو بچوں کا سجا کر تحفۃً دینا یہ ہے کہ ان کی اچھی اور بہترین تربیت کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اب ہم دعا کریں گے۔ آپ سب میرے ساتھ دعا میں شامل ہوجائیں۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم ہے اب آپ کا واقفات نو کا ایک میگزین ہے جس کا نام 'مریم' ہے؟ آپ میں سے کتنوں کو وہ مل چکا ہے؟ آپ کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ انہوں نے قریباً 450 کاپیاں تقسیم کی ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ یہاں 450 واقفات نو بیٹھی ہوئی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جن کو وہ ابھی نہیں ملا وہ جماعت کے سیکرٹری وقف نو سے رابطہ کریں یا وقف نو کی انچارج سے حاصل کریں۔

اس کے بعد حضور انور سب کو سلام اور اللہ حافظ کہنے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔